جاب اور کام

نوجوان کی آنکھوں میں آنسو تھے، اس نے پلکوں پر ٹشو رکھ لیا، ہم سب چند لمحوں کے لیے خاموش ہو گئے۔ اس کی جگہ کوئی بھی ہوتا تو اس کی یہی صورت حال ہوتی، آپ ایک لمحے کے لئے خود سوچیے اگر آپ نے اچھی پوزیشن کے ساتھ ایم بی اے کیا ہو، اگر آپ صحت مند اور خوبصورت جوان ہوں لیکن آپ نوکری کے لئے جہاں بھی درخواست دیتے ہوں آپ کو صاف جواب مل جاتا ہو، تو آپ پر کیا گزرتی؟ آپ کا ردعمل کیا ہوتا؟ لہٰذا نوجوان بری طرح داخلی ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا۔

میں نے اس سے کہا ”میں تمہیں ایک کہانی سنانا چاہتا ہوں“ اس نے سر اٹھا کر میری طرف دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں تحیر اور بے بسی تھی، میں نے عرض کیا ”کیپ ٹاؤن کی میڈیکل یونیورسٹی کو طبی دنیا میں ممتاز حیثیت حاصل ہے۔ دنیا میں پہلا بائی پاس آپریشن اسی یونیورسٹی میں ہوا تھا' اس یونیورسٹی نے تین سال پہلے ایک ایسے سیاہ فام شخص کو 'ماسٹر آف میڈیسن' کی اعزازی ڈگری دی جس نے زندگی میں کبھی سکول کا منہ نہیں دیکھا تھا۔ جو انگریزی کا ایک لفظ پڑھ سکتا تھا نہ ہی لکھ سکتا تھا لیکن 2003ء کی ایک صبح دنیا کے مشہور سرجن پروفیسر ڈیوڈ ڈینٹ نے یونیورسٹی کے آڈیٹوریم میں اعلان کیا، ہم آج ایک ایسے شخص کو میڈیسن کی اعزازی ڈگری دے رہے ہیں جس نے دنیا میں سب سے زیادہ سرجن پیدا کئے، جو ایک غیر معمولی استاد اور حیران کن سرجن ہے اور جس نے میڈیکل سائنس اور انسانی دماغ کو حیران کر دیا۔ اس اعلان کے ساتھ ہی پروفیسر نے ہملٹن کا نام لیا اور پورے آڈیٹوریم نے کھڑے ہو کر اس کا استقبال کیا۔ یہ اس یونیورسٹی کی تاریخ کا سب سے بڑا استقبال تھا۔“ نوجوان چپ چاپ سنتا رہا۔ میں نے عرض کیا ”ہملٹن کیپ ٹاؤن کے ایک دور دراز گاؤں سنیٹانی میں پیدا ہوا۔ اس کے والدین چرواہے تھے، وہ بکری کی کھال پہنتا تھا اور پہاڑوں پر سارا سارا دن ننگے پاؤں پھرتا تھا بچپن میں اس کا والد بیمار ہو گیا لہٰذا وہ بھیڑ بکریاں چھوڑ کر کیپ ٹاؤن آ گیا۔ ان دنوں کیپ ٹاؤن یونیورسٹی میں تعمیرات جاری تھیں۔ وہ یونیورسٹی میں مزدور بھرتی ہو گیا اسے دن بھر کی محنت مشقت کے بعد جتنے پیسے ملتے، وہ پیسے گھر بھجوا دیتا اور خود چنے چبا کر کھلے گراؤنڈ میں سو جاتا۔ وہ برسوں مزدور کی حیثیت سے کام کرتا رہا۔ تعمیرات کا سلسلہ ختم ہوا تو وہ یونیورسٹی میں مالی کی حیثیت سے بھرتی ہو گیا اسے ٹینس کورٹ کی گھاس کاٹنے کا کام ملا، وہ روز ٹینس کورٹ پہنچتا اور گھاس کاٹنا شروع کر دیتا۔ وہ تین برس تک یہ کام کرتا رہا پھر اس کی زندگی میں ایک عجیب موڑ آیا اور وہ میڈیکل سائنس کے اس مقام تک پہنچ گیا جہاں آج تک کوئی دوسرا شخص نہیں پہنچ سکا یہ ایک نرم اور گرم صبح تھی۔“

نوجوان سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ میں نے عرض کیا ”پروفیسر رابرٹ جوئز زرافے پر تحقیق کر رہے تھے وہ دیکھنا چاہتے تھے جب زرافہ پانی پینے کے لئے گردن جھکاتا ہے تو اسے غشی کا دورہ کیوں نہیں پڑتا، انہوں نے آپریشن ٹیبل پر ایک زرافہ لٹایا، اسے بے ہوش کیا جوں ہی آپریشن شروع ہوا زرافے نے گردن ہلا دی چنانچہ انہیں ایک ایسے مضبوط شخص کی ضرورت پڑ گئی جو آپریشن کے دوران زرافے کی گردن جکڑ کر رکھے پروفیسر تھیٹر سے باہر آئے سامنے ہملٹن گھاس کاٹ رہا تھا پروفیسر نے دیکھا وہ ایک مضبوط قد کاٹھ کا صحت مند نوجوان ہے۔ انہوں نے اسے اشارے سے بلایا اور زرافے کی گردن پکڑنے کا حکم دے دیا۔ اس نے گردن پکڑ لی یہ آپریشن آٹھ گھنٹے جاری رہا۔ اس دوران ڈاکٹر چائے اور کافی کے وقفے کرتے رہے لیکن ہملٹن زرافے کی گردن تھام کر کھڑا رہا۔ آپریشن ختم ہوا تو وہ چپ چاپ باہر نکلا اور جا کر گھاس کاٹنا شروع کر دی۔ دوسرے دن پروفیسر نے اسے دوبارہ بلایا، وہ آیا اور زرافے کی گردن پکڑ کر کھڑا ہو گیا، اس کے بعد یہ اس کی روٹین ہو گئی وہ یونیورسٹی آتا آٹھ دس گھنٹے آپریشن تھیٹر میں جانوروں کو پکڑتا اور اس کے بعد ٹینس کورٹ کی گھاس کاٹنے لگتا، وہ کئی مہینے دوہرا کام کرتا رہا اور اس نے اس ڈیوٹی کا کسی قسم کا اضافی معاوضہ طلب کیا اور نہ ہی شکایت کی۔ پروفیسر رابرٹ جوئز اس کی استقامت اور اخلاص سے متاثر ہو گیا اس نے اسے مالی سے لیب اسسٹنٹ بنا دیا۔ ہملٹن کی پرموشن ہو گئی۔ وہ اب یونیورسٹی آتا، آپریشن تھیٹر پہنچتا اور سرجنوں کی مدد کرتا۔ یہ سلسلہ بھی برسوں جاری رہا۔ 1958ء میں اس کی زندگی میں دوسرا اہم موڑ آیا اس سال ڈاکٹر برنارڈ یونیورسٹی آئے انہوں نے دل کی منتقلی کے آپریشن شروع کر دیئے۔ ہملٹن ان کا اسسٹنٹ بن گیا، وہ ڈاکٹر برنارڈ کے کام کو غور سے دیکھتا رہتا، ان آپریشنوں کے دوران وہ اسسٹنٹ سے ایڈیشنل سرجن بن گیا اب ڈاکٹر آپریشن کرتے اور آپریشن کرنے کے بعد اسے ٹانکے لگانے کا فریضہ اسے سونپ دیتے وہ انتہائی شاندار ٹانکے لگاتا تھا، اس کی انگلیوں میں تیزی اور صفائی تھی۔ اس نے ایک ایک دن میں پچاس پچاس لوگوں کے ٹانکے

© AL-FURQAN INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

لگائے۔وہ آپریشن تھیٹر میں کام کرتے ہوئے سرجنوں سے زیادہ انسانی جسم کو سمجھنے لگا چنانچہ بڑے ڈاکٹروں نے اسے جونیئر ڈاکٹروں کو سکھانے کی ذمہ داری سونپ دی۔وہ اب جونیئر ڈاکٹروں کو آپریشن کی تکنیکس سکھانے لگا۔وہ آہستہ آہستہ یونیورسٹی کی اہم ترین شخصیت بن گیا۔وہ میڈیکل سائنس کی اصطلاحات سے ناواقف تھا لیکن وہ دنیا کے بڑے سے بڑے سرجن سے بہتر سرجن تھا۔1970ء میں اس کی زندگی میں ایک نیا موڑ آیا،اس سال جگر پر تحقیق شروع ہوئی تو اس نے آپریشن کے دوران جگر کی ایک ایسی شریان کی نشاندہی کر دی جس کی وجہ سے جگر کی منتقلی آسان ہوگئی۔اس کی اس نشان دہی نے میڈیکل سائنس کے بڑے دماغوں کو حیران کر دیا آج جب دنیا کے کسی کونے میں کسی شخص کے جگر کا آپریشن ہوتا ہے اور وہ مریض آنکھ کھول کر روشنی دیکھتا ہے تو اس کامیاب آپریشن کا ثواب براہ راست ہملٹن کو چلا جاتا ہے،اس کا محسن ہملٹن ہوتا ہے۔‘‘میں خاموش ہوگیا۔

نوجوان سنتا رہا،میں نے عرض کیا’’ہملٹن نے یہ مقام اخلاص اور استقامت سے حاصل کیا۔وہ پچاس سال کیپ ٹاؤن یونیورسٹی کے ساتھ وابستہ رہا،ان پچاس برسوں میں اس نے کبھی چھٹی نہیں کی۔وہ رات تین بجے گھر سے نکلتا تھا،چودہ میل پیدل چلتا یونیورسٹی پہنچتا اور پورے چھ بجے تھیٹر میں داخل ہو جاتا۔لوگ اس کی آمد ورفت سے اپنی گھڑیاں ٹھیک کرتے تھے،ان پچاس برسوں میں اس نے کبھی تنخواہ میں اضافے کا مطالبہ نہیں کیا۔اس نے کبھی اوقات کار کی طوالت اور سہولتوں میں کمی کا شکوہ نہیں کیا۔لہٰذا پھر اس کی زندگی میں ایسا وقت آیا جب اس کی تنخواہ اور مراعات یونیورسٹی کے وائس چانسلر سے زیادہ تھیں اور اسے وہ اعزاز ملا جو آج تک میڈیکل سائنس کے کسی شخص کو نہیں ملا۔وہ میڈیکل ہسٹری کا پہلا ان پڑھ استاد تھا۔وہ پہلا ان پڑھ سرجن تھا جس نے زندگی میں تیس ہزار سرجنوں کو ٹریننگ دی،وہ 2005ء میں فوت ہوا اسے یونیورسٹی میں دفن کیا گیا اور اس کے بعد یونیورسٹی سے پاس آؤٹ ہونے والے سرجنوں کے لئے لازمی قرار دے دیا گیا کہ وہ ڈگری لینے کے بعد اس قبر پر جائیں،تصویر بنوائیں اور اپنی عملی زندگی میں داخل ہو جائیں۔‘‘میں رکا اور اس کے بعد نوجوان سے پوچھا’’تم جانتے ہو اس نے یہ مقام کیسے حاصل کیا؟‘‘نوجوان خاموش رہا میں نے عرض کیا’’صرف ایک ہاں سے،جس دن اسے زرافے کی گردن پکڑنے کے لئے آپریشن تھیٹر میں بلایا گیا اگر وہ اس دن انکار کر دیتا اور اگر وہ اس دن یہ کہہ دیتا کہ میں مالی ہوں میرا کام زرافوں کی گردنیں پکڑنا نہیں تو وہ مرتے دم تک مالی رہتا۔یہ اس کی ایک ہاں اور آٹھ گھنٹے کی اضافی مشقت تھی جس نے اس کے لئے کامیابی کے دروازے کھول دیئے اور وہ سرجنوں کا سرجن بن گیا۔‘‘

نوجوان خاموش رہا،میں نے اس سے عرض کیا’’ہم میں سے زیادہ تر لوگ ساری زندگی جاب تلاش کرتے رہتے ہیں جبکہ ہمیں کام تلاش کرنا چاہئے‘‘ نوجوان نے میری طرف غور سے دیکھا،میں نے عرض کیا’’دنیا کی ہر جاب کا کوئی نہ کوئی کرائی ٹیریا ہوتا ہے اور یہ جاب صرف اس شخص کو ملتی ہے جو اس کرائی ٹیریا پر پورا اترتا ہے جبکہ کام کا کوئی کرائی ٹیریا نہیں ہوتا۔میں اگر چاہوں تو میں چند منٹوں میں دنیا کا کوئی بھی کام شروع کر سکتا ہوں اور دنیا کی کوئی طاقت مجھے اس کام سے باز نہیں رکھ سکے گی۔ہملٹن اس راز کو پا گیا تھا لہٰذا اس نے جاب کے بجائے کام کو فوقیت دی یوں اس نے میڈیکل سائنس کی تاریخ بدل دی۔سوچو اگر وہ سرجن کی جاب کے لئے اپلائی کرتا تو کیا وہ سرجن بن سکتا تھا؟کبھی نہیں،لیکن اس نے کھرپہ نیچے رکھا اور زرافے کی گردن تھامی اور سرجنوں کا سرجن بن گیا۔‘‘میں رکا اور ہنس کر بولا’’تم اس لئے بے روزگار اور ناکام ہو کیونکہ تم جاب تلاش کر رہے ہو کام نہیں،جس دن تم نے ہملٹن کی طرح کام شروع کر دیا تو تم نوبل پرائز حاصل کر لو گے۔تم بڑے اور کامیاب انسان بن جاؤ گے۔‘‘

(ماخوذ)

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

الھدیٰ انٹرنیشنل ویلفیئر فاؤنڈیشن

اسلام آباد: 7-اے کے بروہی روڈ H-11/4 اسلام آباد پاکستان
فون: 1-4866130-51-92+ 9-4866125-51-92+

کراچی: 30-اے سندھی مسلم کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی پاکستان
فون: 34528548-21-92+ 34528547-21-92+

الھدیٰ پبلی کیشنز
AL-HUDA PUBLICATIONS

www.alhudapk.com
www.farhathashmi.com

06010061